Name: Fakhra

Father: Abdul Aziz

Mobile Number:03168666932

Email: fakiaziz745@gmail.com

City: Quetta

Department: Islamic studies

Semester:5th

University: Sardar Bahadur Khan women university

مقالہ:

استحصالی ٹیکس کا خاتمہ: عدل، ترقی اور فلاح کے لیے زکوٰۃ پر مبنی نظام

تعارف:

دنیا کے ہر انسان کی خواہش ہے کہ وہ ایک منصفانہ، حق پر مبنی،انصاف پسند، پرامن، اور خوشحال معاشرے میں اپنی زندگی گزارے۔ لیکن جب دولت امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بنائے توغریب اور مزدور طبقہ اپنے بنیادی حقوق سے محروم رہ جاتا ہے، اور بد قسمتی سے ٹیکسوں کا بوجھ ان ہی پر ڈال دیا جاتا ہیں جو بڑی مشکل سے اپنا گزر بسر کرتے ہیں تو وہاں استحصال جنم لیتا ہے۔

یہی استحصال ہے جو غریب کی ابرو، جدوجہد، کوشش، اور سکون کوختم کر دیتا ہے ہمارے دین اسلام نے اس کے خاتمے کے لیے ایک بہت ہی پیارا اصول دیا ہے جس کی بنیاد "زکوٰۃ" ہے ایک ایسا نظام جو عدل، ترقی اور فلاح کا ضامن ہے۔

استحصالی نظام کیا ہے؟

"استحصال" کا مطلب ہے کسی کی کمزوری، محنت، حالت وسائل اور حقوق کا ناجائز فائدہ اٹھانا۔ کسی کو ڈرا دھمکا کر دھوکے سے اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنا۔

جب نظام حکومت یا سرمایہ دار طبقہ ایسے ٹیکس یا قوانین بناتا ہے جو غریب طبقے سے زیادہ لیتے ہیں اور امیر طبقے کو مزید امیر بناتے ہیں، تو وہ استحصالی ٹیکس نظام کہلاتا ہے۔

زکوۃ کا معنی ومفہوم:

عربی زبان میں زکوۃ کے معنی"پاک کرنا" کے ہیں شریعت میں مال کی ایک خاص مقدار پر پورا سال گزر جانے کے بعد اس کے نصاب کے مطابق اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسے شرعی مستحقین کو دینےکا نام "زکوۃ" ہے زکوۃ ہر صاحب نصاب بالغ و عاقل مرد اور عورت پر فرض ہیں۔

اسلام کا متبادل زکوٰۃ پر مبنی نظام

دین اسلام نے دولت کے ارتکاز کے مقابلے میں زکوٰۃ کا نظام قائم کیا تاکہ معاشرتی توازن برقرار رہے۔

ایک ایسا معاشی نظام جو سرمایہ دارانہ اور سودی نظام کے مقابلے میں عدل، فلاح، ترقی، اور مساوات پر مبنی ہوتا ہے

قرآن پاک کی روشنی میں زکوۃ کا بیان

1.سورۃالتوبہ (9:60)

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ:

زکوٰۃ تو صرف فقیروں، محتاجوں، زکوٰۃ پر مقرر کارندوں، دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے والوں، گردنیں چھڑانے، قرضداروں، اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

تعلق:

یہ آیت استحصالی نظام کےخاتمے کی بنیاد ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ دولت چند سرمایہ داروں تک محدود نہ رہے بلکہ عوام میں عدل و مساوات کے ساتھ تقسیم ہو۔.

2. سورۃ البقرہ (2:267)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

ترجمہ:

اے ایمان والو! اپنی کمائی کی پاکیزہ چیزوں میں سے اور ان چیزوں میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالیں۔

تعلق:

یہ آیت مال خرچ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس سے معیشت میں گردش پیدا ہوتی ہے، جس سے عدل و فلاح کا نظام قائم ہوتا ہے

3. سورۃ المزمل (73:20)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

ترجمہ:

نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور اللہ کو اچھا قرض دو۔

تعلق:

یہ آیت زکوٰۃ کو عبادت اور سماجی فلاح دونوں کے طور پر بیان کرتی ہے۔

4. سورۃ النحل (16:90)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى...

ترجمہ:

بے شک اللہ انصاف، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔

تعلق:

یہ آیت عدل و احسان کے نظام کی بنیاد ہے — وہی نظام جو زکوٰۃ کے ذریعے عملی صورت اختیار کرتا ہے۔

5. سورۃ النور(24:56

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

ترجمہ:

اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

تعلق:

اس میں تین اہم احکام بیان کیے گئے ہیں ۔

1.**نماز قائم کرنا** یعنی دینی و روحانی نظم کو مضبوط کرنا۔

2.**زکوٰۃ ادا کرنا** یعنی معاشی عدل اور باہمی تعاون کو فروغ دینا۔

3.**رسول ﷺ کی اطاعت کرنا** یعنی زندگی کو

نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق چلانا۔

زکوٰۃ کا مقصد اور اثر

زکوٰۃ کا مقصد صرف غرباء کی مدد نہیں بلکہ پورے معاشرے میں مال کے توازن کو برقرار رکھنا ہے ۔

یہ اسلام کا ایک ایسا خوبصورت رکن ہے جودنیا کے کسی دوسرے مذاہب میں موجود نہیں یہ عمل انسان کو خیرات لینے والا نہیں، بلکہ خیرات دینے والا بناتا ہے۔

ایک مشہور قول ہے "کہ لینے والے ہاتھ سے دینے والا ہاتھ بہتر ہے"

زکوۃ کا نظام نہ صرف غریب طبقے کو فاہدہ دیتا ہے بلکہ جب ایک سرمایہ دار اپنی دولت کا مخصوص حصہ زکوٰۃ کے طور پر دیتا ہے تو وہ نہ صرف غریب کی مدد کرتا ہے بلکہ اپنے مال کو بھی پاک کرتا ہے۔

یعنی زکوٰۃ ایک ایسا مالی نظام ہے جو دلوں سے خودغرضی،حرص،اور لالچ کو ختم کرتا ہیں

دولت میں برکت اور فراوانی پیدا کرتا ہے،

اور معاشرتی برابری کو جنم دیتا ہے۔

اس سے غرباء اپنے بنیادی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

اس سے غریب کے بچے بھی اعلی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کو بہتر بنا سکتے ہے۔

اس سے امیر اپنے زندگی میں اور غریب اپنے زندگی میں خوش رہتا ہے۔

زکوٰۃ سے عدل، ترقی اور فلاح کا قیام

زکوٰۃ کا نظام صرف امداد نہیں بلکہ ترقی کی راہ کھولتا ہے۔

جب معاشرے کے غریب طبقے کو مالی سہارا ملتا ہے تو وہ نہ صرف اپنے بنیادی ضروریات کو پورا کرتے ہے بلکہ کاروبار شروع کرتے ہیں، تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اپنی زندگی بہتر بناتے ہیں،

اس نظام سےدولت کا بہاؤ نیچے تک آتا ہے اور معاشی سرگرمیوں میں توازن پیدا ہوتا ہے۔

جب ہر شخص کے پاس اپنی محنت کا پھل اور عزت سے جینے کے وسائل ہوں،

تو یہی عدل، یہی ترقی اور یہی فلاح ہے۔

زکوٰۃ پر مبنی ریاستی نظام کی بنیاد

یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ زکوٰۃ کو ایک منظم اور شفاف طریقے سے جمع کرے اور مستحقین تک پہنچائے۔

زکوۃ کی باقاعدہ وصولی اور تقسیم کا نظام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں قائم کیا گیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ کوئی بھوکا نہ سوئے، ننگا نہ رہے، اور کوئی تعلیم سے محروم نہ ہو۔

اگر آج ہم سچے دل سے اسی نظام کو ازسرِنو زندہ کریں تو معاشرہ بہتر سے بہترین ہوگا۔

اور ہمارے غریب طبقے سے احساس کمتری کا بھی خاتمہ ہوگا۔

یعنی زکوٰۃ کے ذریعے غربت کا خاتمہ، روزگار کے مواقع، اور تعلیم و صحت کی سہولیات فراہم ہوں گی۔

تو دنیا کو ایک ایسا ماڈل مل سکتا ہے جس میں انصاف، امن،سکون اور خوشحالی یکجا ہوگی۔

جدید دور میں زکوٰۃ پر مبنی نظام کیسے بن سکتا ہے؟

1.شفاف ادارہ جاتی نظام

زکوٰۃ کی وصولی حکومت یا کسی قابلِ اعتماد ادارے کے ذریعے ہو،

اور ہر شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کی زکوٰۃ کہاں خرچ ہوئی اور کس طریقے سے خرچ ہوہی۔

ڈیجیٹل نظام، سالانہ رپورٹیں، اور عوامی احتساب اس کا حصہ بنیں۔

2.تعلیم اور ترقی

لوگوں میں زکوٰۃ کی روح بیدار کی جائے۔

لوگوں کے دلوں میں زکوۃ دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

انہیں سمجھایا جائے کہ یہ صرف مذہبی فریضہ نہیں، بلکہ ایک قومی فلاحی منصوبہ ہے۔

لوگوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ زکوۃ دینے والا اپنے مال میں اللہ کا حق ادا کرتا ہے جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

ایمان کے پختگی کی علامت زکوۃ ہے۔

3.زکوٰۃ کے فنڈ سے ترقیاتی منصوبے

زکوٰۃ کے پیسوں کو صرف غرباء میں تقسیم نہ کیا جائے بلکہ

انہیں تعلیم، روزگار، چھوٹے کاروبار، اور صحت کے نظام میں لگایا جائے تاکہ وہ خود محنت کر کےخودکفیل بن جائے۔

اور اپنے گھر کی بنیادی ضروریات کو پورا کرسکے۔

4.استحصالی ٹیکسوں میں اصلاح

ایسے ٹیکسوں کو ختم کیا جائے جو غریب پر بوجھ ڈالیں بنیادی ضروریات پر ٹیکس نہیں ہونا چاہیے جیسے تعلیم، علاج، خوراک یہ غریب کی کمر توڑ دیتے ہیں بلکہ اس کو کمزور سے کمزور تر بنا دیتے ہیں۔

سرمایہ دار کے سرمائے کے مطابق ٹیکس ہو اور غرباء کے اس کی حالات کے مطابق ٹیکس ہو نہ کہ سب پر ایک جیسے ہو۔

دولت کے بہاؤ میں انصاف کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی مالی نظام لایا جائے۔

1. زکوٰۃ دلوں کو جوڑنے والا نظام

زکوٰۃ صرف دولت کی تقسیم نہیں، بلکہ انسانوں کے دلوں کو جوڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

زکوۃ سے امیر اور غریب کے درمیان بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے نفرت، حسد،بغض، اور لالچ ختم ہوتی ہے۔

یہ امیر کے دل میں شکر پیدا کرتی ہے اور غریب کے دل سے حسد نکال دیتی ہے۔

زکوۃ سے معاشرے کے کمزور طبقے کی مدد ہوتی ہے اور ان کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہے۔

جب ایک ہاتھ دیتا ہے اور دوسرا ہاتھ لیتا ہے تو دونوں ہاتھ پاک ہو جاتے ہیں ایک مال سے، دوسرا دل سے۔۔

2. زکوٰۃ انسان کو خودغرضی سے انسانیت کی طرف لے جاتی ہے

انسان فطرتاً اپنی ذات کے فائدے کے اردگرد گھومتا رہتا ہے اور وہ ہر وقت یہی سوچتا ہے کہ ہر چیز میں صرف میرا ہی فایدہ ہو

لیکن جب وہ زکوٰۃ دیتا ہے تو وہ خود سے نکل کر دوسروں کے بارے میں سوچتا ہے اور اس کے دل میں احساس پیدا ہوتا ہے

یہی انسانیت کی اصل ترقی ہے جب انسان اپنی خوش کو دوسروں کے سکون میں تلاش کرتا ہے۔

3. زکوٰۃ — عدل کا ستون

عدل محض عدالتوں کا لفظ نہیں، بلکہ زندگی کا وہ توازن ہے جو انسان کو عادل بنا دیتا ہے۔

زکوٰۃ اس توازن کو بحال کرتی ہے جس سے امیر اور غریب میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

یہ ایک ایسا نظام ہے جو دولت کے دریا کو روکنے نہیں دیتا،

بلکہ اسے ایسی سمت دیتا ہے جہاں وہ پیاسے لوگوں کو سیراب کرتا ہے۔

"زکوٰۃ وہ دریا ہے جو دولت کے سمندر سے بہہ کر معاشرے کی پیاس بجھا دیتا ہے۔"

4. زکوٰۃ سے پیدا ہونے والی برکت

جب ہم زکوٰۃ دیتے ہے تو بظاہر ہمیں لگتا ہیں ہمارے مال میں کمی ہو گئی لیکن درحقیقت مال میں برکت پیدا ہو جاتا ہے۔

جب انسان اللہ کی راہ میں دیتا ہے تو اللہ اس کے مال میں اضافہ کرتا ہے اور نہ صرف مال میں بلکہ دل کے سکون میں اور رزق کے ذائقے میں۔

زندگی کی راحت میں اضافہ کرتا ہے اور گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

“جو دیتا ہے وہ دراصل پاتا ہے،

اور جو روکتا ہے وہ محروم ہو جاتا ہے۔”

5.زکوٰۃ — فلاحِ عامہ کی کنجی

اگر معاشرے کا ہر فرد اپنی زکوٰۃ کو صحیح انداز میں ادا کرے تو کوئی بھی بھوکا،ننگا اور بے گھر نہیں ہوگا۔

دین اسلام کا ایک بہت ہی خوبصورت خواب ہے کہ کوئی بھی مسلمان دوسرے کا محتاج نہ ہو۔

یہ خواب "زکوٰۃ"جیسے پاک نظام سے حقیقت بن سکتا ہے۔

"زکوٰۃ" ایک ایسی چابی ہے جو غربت کے تمام بند دروازوں کو کولھتی ہے۔

اور امید کے چراغوں کو نسل در نسل روشن کرتی ہے۔

6. جدید دنیا کے لیے زکوٰۃ کا پیغام

آج اگر دیکھا جائے تو دنیا میں دولت ہے، مگردل کا سکون نہیں۔

لوگوں کے پاس اونچی اونچی عمارتیں تو ہیں، مگر ان کے دل خالی ہیں ان کے دلوں میں احساس نہیں ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا وہ پاک رکن ہے جو ہمیں یاد دلاتی ہے کہ

اصل خوشی لینے میں نہیں، دینے میں ہے۔

جب مالدار اپنے مال کا حصہ بانٹتے ہیں،

تو صرف ایک شخص نہیں بلکہ ایک معاشرہ بدلتا ہے۔

7. اسلامی نظامِ معیشت کا حسن

اسلام کا نظامِ معیشت روحانیت اور حقیقت کا حسین امتزاج ہے۔

یہ محض بینک بیلنس کا حساب نہیں،

بلکہ دلوں کا حساب بھی رکھتا ہے۔

دین اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعے ہمیں سکھایا کہ بظاہر مال تو تمہارا ہے لیکن اس میں غرباء کا حق بھی ہے۔

" دین اسلام نے دولت کو قید نہیں کیا بلکہ

اسے بہاؤ دیا ہے، تاکہ زندگی میں خوشیاں بہے۔"

دعائے خیر

"اے اللہ! ہمیں ایسا دل دے جو غرباء کی مدد کرنے میں خوش ہو،

اور ایسا ہاتھ دے جو تھامنے کے بجائے بانٹے،

اور ایسی سوچ دے جو عدل، فلاح، محبت، تقوی، کا راستہ دکھائے۔"

خلاصہ:

اسلامی معیشت کا بنیادی مقصد عدل، مساوات ترقی اور فلاحِ عامہ کا قیام ہے۔ موجودہ استحصالی ٹیکس کا نظام عوام پر بوجھ ڈالتا ہے اور جس سے معاشرہ احساس کمتری کا شکاربنتا ہے اورعدم توازن پیدا کرتا ہے، جبکہ زکوٰۃ پر مبنی نظام نہ صرف دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے بلکہ دلوں کو جوڑتا اور لوگوں کی ذندگی میں سکون لاتا ہے، غربت کم کرتا اور ایک خوشحال معاشرہ جنہم پاتا ہے۔ قرآنِ کریم نے زکوٰۃ کو تطہیرِ مال و نفس کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اگر ریاستیں سودی اور استحصالی مالیاتی نظام کے بجائے شفاف، زکوٰۃ پر مبنی فلاحی نظام کو اپنائیں تو ترقی، انصاف اور حقیقی خوشحالی ممکن ہو سکتی ہے۔ زکوٰۃ، اسلامی نظامِ معیشت کا حسن ہے جو انسان کو خودغرضی،حسد،لالچ،بغض سے نکال کر انسانیت کی طرف لے جاتا ہے۔

حوالہ جات:

احادیثِ مبارکہ کے حوالہ جات

صحیح بخاری، حدیث نمبر 1399 —

(حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول: "واللہ! میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز تو پڑھیں لیکن زکوٰۃ نہ دیں۔")

صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ۔

زکوۃ اور اس کی اہمیت پر احادیث -

سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، حدیث: 1624 — مالداروں سے زکوٰۃ لے کر مستحقین تک پہنچانے کا حکم۔

تفسیری و فقہی ماخذ

1:(القرآن، سورۃ التوبہ، آیت نمبر 60)

2:(القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 267)

3:(القرآن، سورۃ المزمل، آیت نمبر 20)

4:(القرآن، سورة النحل، آیت نمبر 90)

5:(القرآن، سورة النور، آیت نمبر 56)

اسلامی معیشت اور زکوٰۃ پر مستند کتابیں

1."فقہ الزکوٰۃ" از شیخ یوسف القرضاوی — زکوٰۃ کے شرعی اصول، معاشی اثرات اور جدید تقاضے۔

2."اسلام کا معاشی نظام" از مولانا سید. ابوالاعلیٰ مودودی — زکوٰۃ، عدلِ اجتماعی اور استحصالی نظام کے خاتمے پر تفصیلی بحث۔

3."زکوٰۃ کا نظام اور اسلامی ریاست" از. مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — زکوٰۃ کی تنظیم، ریاستی سطح پر نفاذ اور فلاحی پہلو۔

4."اسلامی نظامِ معیشت" از ڈاکٹر محمود. احمد غازی — جدید معاشیات اور اسلامی زکوٰۃ نظام کا تقابلی جائزہ۔

5"معیشتِ اسلامی" از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ — عدلِ اقتصادی اور استحصالی ٹیکس کی نفی۔